بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد حسان نام رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

محمد حسان نام رکھنا کیسا؟

جواب

محمد حسان نام رکھنا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے کہ یہ نام صحابہ کرام علیھم الرضوان کے ناموں میں سے ہے۔ البتہ! بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ حدیث پاک میں "محمد" نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے، پھر پکارنے کے لیے حسان نام رکھ لیں۔

حسان نامی دو صحابہ کرام کے متعلق الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ میں ہے "حسّان بن أسعد الحجري: ذكر ابن يونس أنّ له صحبة، وأنه شهد فتح مصر، حسّان بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو بن زيد بن عديّ بن عمرو بن مالك بن النّجار الأنصاريّ۔۔۔ شاعر رسول اللہ صلى الله عليه وسلم "ترجمہ: (1)**حسان بن اسعد حجری:** ابن یونس نے ذکر کیا ہے کہ انہیں صحابیت کا شرف حاصل تھا اور یہ مصر کی فتح میں شریک تھے۔ (2)**حسان بن ثابت** بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے شاعر تھے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد2، صفحہ55، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

کنزالعمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنزالعمال، ج16، ص422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج9، ص688، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا اِنہیں اَسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب:

الفردوس بماثورالخطاب میں ہے "تسموابخیارکم "ترجمہ : اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثورالخطاب، جلد2، صفحہ 58، حدیث 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمدرضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : "حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا، انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ و الثناء کے اسمائے طیبہ پرنام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو" (فتاوی رضویہ، ج24، ص685، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمدامجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احترازکریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمدیارخان نعیمی علیہ الرحمۃ مرأۃ المناجیح میں فرماتے ہیں : "بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضورعلیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم واسمعیل، عثمان، علی، حسین وحسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اورجو اپنے بیٹے کا نام محمدرکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔" (مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ30، نعیمی کتب خانہ، لاہور)

نوٹ : ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات اور بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتاب "[نام رکھنے کے احکام]" کا مطالعہ کیجئے۔ نیچے دیئے گئے لنک سے آپ اس کتاب کوڈاؤن لوڈکرسکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5429

تاریخ اجراء : 05ربیع الآخر1448ھ/17ستمبر2026ء